S_1999_4_12_21

عدالت عظمیٰ رپوٹس 1999 ایس یو پی پی 4 ایس سی آر

ڈاکٹر۔(مسٹر) سندھیا جین

بنام۔

ڈاکٹر سبھاش گرگ اور دیگر

15 اکتوبر 1999

جی۔بی۔پٹنائک، ایم۔سری نواسن اور این۔سنتوش ہیگڈے، جسٹسز

سروس کا قانون:

ایم۔پی میڈیکل ایجوکیشن (گزٹیڈ) سروس بھرتی کے قواعد، 1987: گوشوارہ I اور IV-ترقی-لیکچرر سے ریڈر تک-ڈینٹل کالج-گوشوارہ I نے پڑھنے کی 5 منظور شدہ آسامیوں کی نشاندہی کی-گوشوارہ IV نے اشارہ کیا کہ چار شعبوں میں لیکچررز کو ریڈر کے طور پر ترقی دی جاسکتی ہے لیکن پانچویں عہدے کے بارے میں کوئی اشارہ نہیں-لیکن ریاستی حکومت نے کسی بھی شعبے کے لیکچرر کے ذریعے پانچویں عہدے کو پر کرنے کا فیصلہ کیا-ماضی میں بھی اس طرح کے عمل کی پیروی کی گئی-تاہم، عدالت عظمیٰ کی ہدایات کے باوجود پیش کیے گئے مذکورہ حکومتی فیصلے سے متعلق کوئی ریکارڈ نہیں-حلف بیان حلفی میں کہا گیا ہے کہ اس سلسلے میں دائر کیا گیا ہے جس کا عدالتی ریکارڈ میں سراغ نہیں لگایا گیا ہے-منعقد: نتیجہ اخذ کیا گیا کہ ریڈر کا پانچواں عہدہ ماضی میں کسی بھی شعبے کے لیکچرر کے ذریعے پر کیا جا رہا ہے-ایک ہی شعبے کے دو ریڈر کی تقرری جو ڈینٹل کونسل کے ضابطوں کے تحت ممنوع نہیں ہے-لہذا، کسی بھی شعبے کے لیکچررز جو سنیارٹی کی بنیاد پر ریڈر کے پانچویں عہدے پر ترقی کے حقدار ہیں-آئین ہند 1950، آرٹیکلز 16 اور 309-ڈینٹل کونسل کے ضابطے۔

انتظامی قانون:

پروموشن کے قانونی قواعد-ایگزیکٹو فیصلے کے حوالے سے کوئی التزام نہیں: اگر یہ قانونی قوانین کے خلاف نہیں ہے تو لیا جاسکتا ہے۔

جواب دہندہ ڈینٹسٹری کالج میں لیکچرر تھا۔آئین کے آرٹیکل 309 کی شق کے تحت بنائے گئے ایم پی میڈیکل ایجوکیشن (گزٹیڈ) سروس ریکروٹمنٹ رولز، 1987 کا گوشوارہ I، پڑھانے والے کی پانچ

آسامیوں کے لیے فقرہ کیا گیا ہے۔قواعد کے گوشوارہ IV میں اشارہ کیا گیا تھا کہ ریڈر کے عہدے پر چار مختلف شعبوں میں ترقی کیسے دی جائے گی لیکن ریڈر کے پانچویں عہدے کے حوالے سے کوئی اشارہ نہیں تھا۔اگر چہ ریڈر کے عہدوں پر خالی آسامیاں تھیں،لیکن محکمہ جاتی پروموشن کمیٹی (ڈی پی سی) کے ذریعے ریڈر کے عہدے پر ترقی کے لیے مدعا علیہ پر غور نہیں کیا گیا۔تاہم،ایک لیکچرر کو جواب دہندہ کی طرح ہی ریڈر کے طور پر ترقی دی گئی۔ناراض ہو کر مدعا علیہ نے ریاستی انتظامی ٹریبونل کے سامنے درخواست دائر کی،جس نے ریاستی حکومت کو ہدایت کی کہ وہ پڑھانے والے کے عہدے پر ترقی کے لیے مدعا علیہ کے معاملے پر دیگر اہل افراد کے ساتھ غور کرے۔اس لیے یہ اپیل۔

اپیل کنندہ کی جانب سے یہ دلیل دی گئی کہ ڈینٹل کونسل کے ضابطوں کے تحت ایک ہی وقت میں ایک ہی شعبے میں دو ریڈر کا ہونا جائز نہیں ہے؛ کہ ریڈر کی پانچویں خالی جگہ پر پہلے ہی اسی شعبے کے دوسرے لیکچرر کا قبضہ تھا اور اس لیے مدعا علیہ کو پڑھانے والے کے طور پر ترقی نہیں دی جا سکتی۔

مدعا علیہ کی جانب سے یہ دلیل دی گئی کہ اس اپیل کے زیر التواء ہونے کے دوران ریاستی حکومت نے ڈی پی سی کو اپنے فیصلے سے آگاہ کیا تھا کہ ریڈر کا پانچواں عہدہ کسی بھی شعبے میں لیکچرر کو ترقی دے کر دیا جا سکتا ہے؛ کہ ماضی میں بھی اسی عمل کی پیروی کی جاتی تھی؛ اور یہ کہ مدعا علیہ کے معاملے پر غور نہ کرنا آئین کے آرٹیکل 16 کے تحت اس کے حقوق کی خلاف ورزی ہے۔

اپیل مسترد کرتے ہوئے عدالت نے

منعقد.1.1 ایم۔پی میڈیکل ایجوکیشن (گزٹیڈ) سروس ریکروٹمنٹ رولز، 1987 کے گوشوارہ IV سے یہ واضح ہے کہ ریڈر کے عہدے پر ترقی لیکچرر کے عہدے سے کی جانی چاہیے۔اگر چہ گوشوارہ I کے تحت ریڈر کی پانچ منظور شدہ آسامیاں ہیں لیکن گوشوارہ IV کے تحت پڑھانے والے کی صرف چار آسامیاں لیکچرر کی متعلقہ آسامیوں کے حاملین بھر سکتے ہیں۔گوشوارہ IV میں یہ اشارہ نہیں کیا گیا ہے کہ ریڈر کی پانچویں پوسٹ، جو گوشوارہ I میں فراہم کی گئی ہے، کو کیسے پر کیا جائے گا۔آئین کے آرٹیکل 309 فقرہ کے تحت بنائے گئے بھرتی کے قواعد میں کسی شق کی عدم موجودگی میں، جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ریڈر کی پانچویں پوسٹ کو کیسے پر کیا جائے گا، اس سلسلے میں حکومت کا فیصلہ اس لحاظ سے اہم ہے کہ حکومت اس مقصد کے لیے انتظامی ہدایات جاری کر سکتی ہے، جو کہ قانونی قواعد کے منافی نہیں ہیں۔(19-بی،سی)

.1.2 ماضی میں بھی پڑھانے والے کی پانچویں پوسٹ کو اس سلسلے میں حکومت کے فیصلے کی بنیاد پر کسی بھی شعبے سے لیکچرر کو ترقی دے کر پر کیا جاتا تھا۔اس عدالت کی ہدایات کے باوجود مذکورہ فیصلے سے متعلق

دستاویزات پیش نہیں کی گئیں۔ایک بیان حلفی جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ حکومت کی جانب سے دائر کیا گیا ہے، بھی ریکارڈ پر نہیں ملتا ہے۔اس لیے یہ ماننا ضروری ہے کہ ریڈر کا پانچواں عہدہ کسی بھی شعبے سے تعلق رکھنے والے لیکچرر کے ذریعے سنیارٹی کو مدنظر رکھتے ہوئے میرٹ کے معیار پر عمل کرتے ہوئے منتخب کیا جا رہا تھا۔لہذا، ضروری طور پر، مدعا علیہ کے معاملے پر صرف اس بنیاد پر غور نہ کرنا کہ اس کے نظم وضبط میں کوئی خالی جگہ دستیاب نہیں تھی، آرٹیکل 16 کے تحت غور کے آئینی حق کی خلاف ورزی کے مترادف ہے۔اس لیے ٹریبونل نے متنازعہ ہدایات جاری کرنا جائز قرار دیا۔(19-ای، ایف، جی)

2. ڈینٹل کونسل کے ضوابط میں ایسا کوئی التزام نہیں ہے جس میں ایک ہی شعبے میں دو پڑھانے والوں کی تقرری پر پابندی ہو۔اس لیے مدعا علیہ اپنی قابلیت اور سنیارٹی کی بنیاد پر پڑھانے والے کے عہدے پر ترقی کا حقدار ہے۔(20-ای)

ڈاکٹر مرلی بابو، اے آئی آر (1988) ایس سی 1048 اور ڈاکٹر پریتی سریواستو بنام اسٹیٹ آف ایم پی، (1999) 4۔اسکیل 579، قابل اطلاق نہیں ہے۔

دیوانی اپیلٹ کا دائرہ اختیار: 1996 کی دیوانی اپیل نمبر 12907-12906

مدھیہ پردیش ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل، اندور کے 1995 کے او اے نمبر 213/95 اور ایم اے نمبر 174 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کے لیے ہریش۔این۔سالوی، سشیل کمار جین اور اے۔پی۔دھمیجا۔

ریاست ایم۔پی کے لیے انوپ۔جی۔چودھری، اشوک۔کے۔سنگھ اور ستیش۔کے۔اگنیہوتری۔

مدعا علیہ کی طرف سے ایس۔کے۔ڈھولکیا، ایس۔کے۔گامبیر، انیل۔کے۔شرما اور اونیش سنہا۔

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

پٹنائک، جے: یہ اپیلیں مدھیہ پردیش ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل، اندور بنچ کے 1995 کے او۔اے۔نمبر 213 کے فیصلے کے خلاف ہیں۔ان میں سے ہر ایک اپیل میں اپیل کنندہ ٹریبونل کے سامنے اصل درخواست میں مدعا علیہ تھا۔متنازعہ حکم کے ذریعے ٹریبونل نے سائل ڈاکٹر سبھاش گرگ (ان اپیلوں میں مدعا علیہ نمبر 1) کے معاملے پر محکمہ جاتی پروموشن کمیٹی کے ذریعے ریڈر کے عہدے پر ترقی کے لیے غور کرنے کی ہدایت کی ہے اور اگر اہل پایا جاتا ہے تو اسے اس کی مناسب سنیارٹی دی جائے۔

ڈاکٹر سبھاش گرگ اندور کے کالج آف ڈینٹسٹری میں لیکچرر ہیں۔انہوں نے 21.6.82 پر پیریڈونٹیا میں لیکچرر کے طور پر شمولیت اختیار کی۔16.9.88 پر، ریڈر میں سے تین کو باقاعدگی سے پروفیسر کے طور پر ترقی دی گئی، ریڈر کی تین آسامیاں خالی ہوگئیں۔ڈاکٹر گرگ کے مطابق، وہ زیر غور آنے کے اہل تھے لیکن اس حقیقت کے باوجود کہ بھرتی کے قواعد کے تحت، حکام ان کے معاملے پر غور کرنے کے پابند تھے، ان پر غور نہیں کیا گیا۔کالج کے پرنسپل نے ڈاکٹر گرگ کے کیس کو 6.10.89 پر غور کرنے کی سفارش کی لیکن بدقسمتی سے محکمہ جاتی پروموشن کمیٹی کا کوئی اجلاس نہیں ہوا۔مذکورہ پرنسپل نے 24.10.91 پر اور پھر 3.5.92 پر ایک نئی درخواست کی اور آخر کار محکمہ جاتی پروموشن کمیٹی 25.9.92 پر بیٹھ گئی لیکن اس میٹنگ میں بھی ڈاکٹر گرگ کے معاملے پر غور نہیں کیا گیا اور 2.12.92 کے حکم سے ڈاکٹر سکسینہ اور ڈاکٹر دھودا پکر کو بالترتیب اورل پیتھولوجی اور پیریڈونٹیا میں ریڈر کے طور پر ترقی دی گئی۔2.12.92 پر، ایک ڈاکٹر پٹنی کو پروسٹھیٹکس کے پروفیسر کے طور پر ترقی دی گئی۔اپنے کیس پر غور نہ کرنے سے ناراض ہوکر ڈاکٹر گرگ نے ایڈمنسٹریٹو ٹربیونل سے رجوع کیا، جسے 1993 کے او اے نمبر 18 کے طور پر درج کیا گیا تھا۔اس درخواست کو ٹربیونل نے تاریخ کے حکم سے نمٹا دیا تھا۔28.2.94 اس ہدایت کے ساتھ کہ ڈاکٹر گرگ کو دیگر اہل افراد اور حکومت کے ساتھ ریڈر کے عہدے پر ترقی کے لیے غور کیا جائے۔کالج آف ڈینٹسٹری میں مخصوص تدریسی تقاضوں کو مدنظر رکھتے ہوئے امیدواروں کے انتخاب کے لیے رہنما خطوط کا تعین کرنے کی صوابدید ہوگی۔ٹربیونل کے اس حکم پر ڈاکٹر گرگ نے اس عدالت میں 1994 کی اسپیشل لیو پٹیشن نمبر 15892 دائر کر کے حملہ کیا تھا، جسے تاہم 26.9.94 پر مسترد کر دیا گیا تھا۔محکمہ جاتی پروموشن کمیٹی نے مئی 1994 میں دوبارہ بیٹھ کر پروسٹھیٹکس میں ریڈر کے طور پر ایک اپیل میں اپیل کنندہ ڈاکٹر دلیش راج جین پر غور کیا اور انہیں منتخب کیا اور ڈاکٹر گرگ کے معاملے پر غور نہیں کیا گیا۔29.11.94 پر، ڈاکٹر گرگ کو بتایا گیا کہ ان کے معاملے پر غور کرنے کے لیے محکمہ جاتی پروموشن کمیٹی کے انعقاد کے معاملے پر حکومت غور کر رہی ہے۔ڈاکٹر گرگ نے 16.1.95 پر درخواست دائر کی۔چونکہ مذکورہ نمائندگی کو نمٹا نہیں گیا تھا، اس لیے اس نے ایڈمنسٹریٹو ٹربیونل ایکٹ، 1985 کی دفعہ 9 کے تحت درخواست دائر کر کے ایڈمنسٹریٹو ٹربیونل سے رجوع کیا، جو 1995 کے او اے نمبر 233 کے طور پر رجسٹرڈ تھا۔مذکورہ درخواست کو اعتراض شدہ حکم نامے کے ذریعے ہدایات کے ساتھ نمٹا دیا گیا ہے جیسا کہ پہلے ہی بیان کیا گیا ہے، موجودہ اپیلوں کو ترجیح دی گئی ہے۔ٹربیونل کے سامنے ریاست کے ساتھ ساتھ دو دیگر نجی جواب دہندگان نے ان اپیلوں کو ترجیح دی ہے۔

ٹربیونل کے سامنے مدعا علیہ ڈاکٹر گرگ کا معاملہ یہ تھا کہ کالج آف ڈینٹسٹری میں ڈاکٹروں کی بھرتی

اور خدمات کی دیگر شرائط مدھیہ پردیش میڈیکل ایجوکیشن (گزٹیڈ)' سروس بھرتی قواعد، 1987 (جسے اس کے بعد "بھرتی کے قواعد" کہا جاتا ہے) کے تحت چلتی ہیں۔گوشوارہ I کے مطابق قواعد کے تحت کالج میں پرنسپل کی ایک پوسٹ، پروفیسر کی چار پوسٹ، ریڈر کی پانچ پوسٹ اور لیکچرر کی چھ پوسٹ ہیں۔اگرچہ ریڈرز کی پانچ آسامیاں ہیں اور گوشوارہ IV کے کالم 2 سے پتہ چلتا ہے کہ ریڈر کے عہدے کو چار مختلف مضامین میں کس طرح ترقی دی جائے گی، لیکن اس بات کا کوئی اشارہ نہیں ہے کہ پانچویں عہدے کا انتظام کیسے کیا جائے گا۔1 ڈاکٹر گرگ کے مطابق، مذکورہ پانچواں عہدہ عام طور پر دستیاب سب سے سینئر لیکچرر کے ذریعے پر کیا جاتا تھا اور اس لیے اگرچہ وہ لیکچرر کے طور پر اپنی سنیارٹی کی بنیاد پر غور کیے جانے کے اہل تھے، لیکن محکمہ جاتی پروموشن کمیٹی نے ان پر غور نہیں کیا۔ڈاکٹر گرگ کا مزید موقف یہ تھا کہ قواعد کے تحت محکمہ جاتی پروموشن کمیٹی کا اجلاس عام طور پر ایک سال سے زیادہ کے وقفوں پر ہونا ضروری تھا لیکن موجودہ معاملے میں ریڈر کے عہدے میں خالی جگہ کی دستیابی کے باوجود 1988 سے 1992 تک محکمہ جاتی پروموشن کمیٹی کا کوئی اجلاس نہیں ہوا اور یہ جان بوجھ کر صرف ڈاکٹر (مسز) سندھیا جین اور ڈاکٹر دیش راج جین کو جگہ دینے کے مقصد سے کیا گیا تھا جو 1992 تک ریڈر کے عہدے پر غور کرنے کے اہل نہیں تھے اور اس عمل میں ڈاکٹر گرگ کے آئینی حق کی خلاف ورزی کی گئی تھی۔ڈاکٹر گرگ نے مزید زور دے کر کہا کہ او اے نمبر 213 آف 1995 میں ٹریبونل کی ہدایات کے باوجود محکمہ جاتی پروموشن کمیٹی نے ان کے معاملے پر غور نہیں کیا اور اس لیے مناسب ہدایات دی جانی چاہئیں۔

ٹریبونل کے سامنے، ریاستی حکومت نے یہ موقف اختیار کیا کہ ریڈر کے عہدے پر ترقی صرف اسی شعبے پر کی جاسکتی ہے جس میں کوئی شخص لیکچرر کے طور پر جاری ہے اور اس لیے، چونکہ ڈاکٹر گرگ پیریڈونٹیا میں لیکچرر تھے، اس لیے ان کے معاملے کو ترقی کے لیے نہیں سمجھا گیا۔حکومت نے یہ موقف بھی اختیار کیا کہ ڈینٹل کونسل آف انڈیا کے ضابطوں کے پیش نظر، پیریڈونٹیا کے شعبے میں دو ریڈرز کا ہونا ممکن نہیں تھا اور اس طرح ڈاکٹر گرگ کے دعوے کو مجاز اتھارٹی کے ذریعے قبول نہیں کیا جاسکتا تھا۔ڈاکٹر (مسز) سندھیا جین کے ساتھ ساتھ ڈاکٹر دیش راج جین بھی ٹریبونل کے سامنے پیش ہوئے اور تقریباً وہی موقف اختیار کیا جو ریاستی حکومت کا تھا۔تاہم فریقین کے حریف موقف پر غور کرنے اور بھرتی کے قواعد توضیعات کے تجزیے پر ٹریبونل اس نتیجے پر پہنچا کہ ریڈر کے پانچویں عہدے پر کسی بھی شعبے کا کوئی لیکچرر قبضہ کرسکتا ہے اور ڈینٹل کونسل کے ضابطوں یا بھرتی کے قواعد کے تحت کسی خاص شعبے میں دو ریڈر رکھنے پر کوئی پابندی نہیں ہے اور اس طرح ریڈر کے عہدے پر ترقی کے لیے ڈاکٹر گرگ کے معاملے پر غور نہ کرنا، اگرچہ کوئی عہدہ دستیاب تھا، بھارت کا آئین

کے آرٹیکل 16 کے تحت اس کے حق کی خلاف ورزی کرتا ہے۔ٹریبونل نے مرلی بابوراؤ کے معاملے میں اس عدالت کے فیصلے پر بھی بھروسہ کرتے ہوئے مزید فیصلہ دیا کہ ڈینٹل کی سفارشات پابند نہیں ہیں۔ان نتائج کے ساتھ، ڈاکٹر گرگ کی طرف سے دائر درخواست کو ہدایات کے ساتھ اجازت دی گئی جیسا کہ پہلے ہی بیان کیا گیا ہے۔

ریاست مدھیہ پردیش کی طرف سے پیش ہوئے ڈاکٹر (مسز) سندھیا جین اور ڈاکٹر دیش راج جین اور مسٹر انوپ چودھری دونوں کی طرف سے پیش ہوئے فاضل وکیل مسٹر ہریش این سالوے نے ٹریبونل کے فیصلے پر اس بنیاد پر تنقید کی کہ مرلی بابوراؤ کے معاملے میں تناسب اب ڈاکٹر پریتی سریواستو اور دیگر بنام ریاست مدھیہ پردیش اور دیگر (1999) 4 اسکیل 579۔کے معاملے میں اس عدالت کے آئینی بنچ کے فیصلے کے پیش نظر اچھا قانون نہیں ہے۔مزید یہ دعوی کیا گیا کہ بھرتی کے قواعد کے تحت بھی کسی خاص شعبے میں دو ریڈرز کا ہونا جائز نہیں ہے اور اس لیے ریڈر کے خالی عہدے کے لیے ڈاکٹر گرگ کے معاملے پر غور کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کیونکہ پیریڈونٹیا کے شعبے میں ڈاکٹر گرگ سے سینئر ڈاکٹر دھودا پکر کو ریڈر کے طور پر ترقی دی گئی تھی اور اس ترقی پر ڈاکٹر گرگ نے حملہ نہیں کیا تھا۔ڈینٹل کونسل کے ضابطوں میں بتائے گئے تقاضوں پر انحصار کرتے ہوئے، مسٹر سالوے نے مزید زور دیا کہ ریڈر کی پانچویں خالی جگہ پر دوسرے بلاک کا قبضہ ہوسکتا ہے نہ کہ پیریڈونٹیا میں لیکچرر کا کیونکہ مذکورہ شعبے میں ایک اور لیکچرر کو پہلے ہی ریڈر کے طور پر ترقی دی جا چکی ہے۔ٹریبونل کے اس نتیجے پر کہ ریڈر کے پانچویں عہدے پر سنیارٹی کی بنیاد پر کسی بھی شعبے کا لیکچرر قبضہ کرسکتا ہے، ریاست ایم پی کی طرف سے پیش ہوئے فاضل وکیل مسٹر چودھری اور دو دیگر اپیل گزاروں کی طرف سے پیش ہوئے مسٹر سالوی دونوں نے اس پر حملہ کیا اور دعوی کیا کہ ایسا ماضی میں کبھی نہیں ہوا تھا۔معاملے کے اس نقطہ نظر میں، یہ دلیل دی گئی کہ متنازعہ ہدایت کو قانون میں برقرار نہیں رکھا جاسکتا۔

دوسری طرف ڈاکٹر گرگ کی طرف سے پیش ہوئے فاضل وکیل، مسٹر ڈھولکیا نے کہا کہ اس اپیل کے زیر التواء ہونے کے دوران بھی جب محکمہ جاتی پروموشن کمیٹی کا اجلاس 14.2.97 میں ہوا، اس سلسلے میں حکومت کا فیصلہ کہ ریڈر کا پانچواں عہدہ کسی بھی شعبے کے لیکچرر کو ترقی دے کر دیا جاسکتا ہے، بتایا گیا اور مذکورہ فیصلے کے پیش نظر ریاست مدھیہ پردیش کے لیے یہ دعوی کرنا بے سود ہے کہ یہ موقف دوسری صورت میں ہے۔مسٹر ڈھولکیا کے مطابق، بھرتی کے قواعد توضیعات کی جانچ پڑتال غیر واضح طور پر اس بات کی نشاندہی کرتی ہے کہ بھرتی کے قواعد میں کچھ بھی نہیں ہے کہ ریڈر کی پانچویں پوسٹ کو کس طرح پر کیا جاسکتا ہے اور کس مخصوص شعبے سے ترقی دی جاسکتی ہے۔قواعد میں ایسی کسی شق کی عدم موجودگی میں، حکومت کا فیصلہ اضافی ہوگا

اوراس لیے، ٹریبونل اعتراض شدہ ہدایات جاری کرنے میں مکمل طور پر جائز تھا۔

فریقین کے حریف موقف کے پیش نظر، غور کے لیے جو سوال پیدا ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ آیا سروس کی شرائط پر حکمرانی کرنے والے قواعد کے تحت، ریڈر کا پانچواں عہدہ کسی بھی شعبے کے لیکچرر کے ذریعے پر کیا جا سکتا ہے اور اگر جواب ہاں میں ہے، تو بلاشبہ، ڈاکٹر گرگ کو یہ حق حاصل تھا کہ جب خالی جگہ دستیاب ہو تو ان پر غور کیا جائے اور اس طرح کی عدم غور آرٹیکل 16 کے تحت ان کے آئینی حق کی خلاف ورزی کرتا ہے۔ تاہم مذکورہ سوال کا جواب بھرتی کے قواعد کی مختلف توضیعات تجزیے پر منحصر ہوگا۔ قواعد کا قاعدہ 5 سروس کی درجہ بندی، سروس میں شامل عہدوں کی تعداد اور اس سے منسلک تنخواہ کے پیمانے کے لیے فراہم کرتا ہے اور یہ گوشوارہ I میں موجود توضیعات مطابق ہونا چاہیے۔ گوشوارہ I میں کہا گیا ہے کہ کالج آف ڈینٹسٹری کے لیے پرنسپل کی ایک پوسٹ، پروفیسر کی چار پوسٹ، ریڈر کی پانچ پوسٹ اور مدھیہ پردیش میڈیکل سروس (کلاس I) میں لیکچرر کی چھ پوسٹ ہونی چاہئیں۔ ہم گوشوارہ میں مذکور دیگر پوسٹوں سے متعلق نہیں ہیں۔ قاعدہ 6 بھرتی کے طریقوں کے لیے فراہم کرتا ہے اور قاعدہ 6 (1) (بی) خدمت کے رکن کی ترقی کے ذریعے بھرتی فراہم کرتا ہے۔ گوشوارہ II کے ساتھ پڑھے جانے والے قاعدہ 6 سے پتہ چلتا ہے کہ لیکچررز کی تمام آسامیاں براہ راست بھرتی کے ذریعے پر کی جائیں گی جبکہ ریڈر، پروفیسر اور پرنسپل کی دیگر تمام آسامیاں قاعدہ 6 (1) (بی) کے تحت ترقی کے ذریعے پر کی جا سکتی ہیں۔ قاعدہ 13 ترقی کے ذریعے تقرری فراہم کرتا ہے اور اس طرح کی تقرری کے طریقہ کار کو اس میں اشارہ کیا گیا ہے۔ مذکورہ قواعد کے لحاظ سے، محکمہ جاتی پروموشن کمیٹی کو دستیاب آسامیوں کے سلسلے میں ترقی کے قیود پر غور کرنے کے لیے عام طور پر ایک سال سے زیادہ کے وقفوں پر ملاقات کرنے کی ضرورت ہے۔ ترقی کے لیے اہلیت کی شرائط قاعدہ 14 میں فراہم کی گئی ہیں اور قاعدہ 14 کے ذیلی قاعدے (1) کے مطابق، سال کے جنوری کے پہلے دن کسی شخص نے گوشوارہ IV کے کالم II میں بیان کردہ سالوں کی خدمت مکمل کی ہونی چاہیے اور اسے قاعدہ 14 کے ذیلی قاعدے (2) کے مطابق زیر غور زون میں آنا چاہیے۔ گوشوارہ IV کے تحت، یہ اشارہ دیا گیا ہے کہ ریڈر کے طور پر ترقی پانے کے لیے، متعلقہ شخص کو ڈینٹل کونسل آف انڈیا کے اصولوں کے مطابق لیکچرر کے طور پر تجربہ ہونا چاہیے۔ قاعدہ 15 مناسب افسران کی فہرست تیار کرنے کے لیے فراہم کرتا ہے اور اس طرح کی فہرست میں شامل کرنے کے لیے انتخاب سنیارٹی کو مدنظر رکھتے ہوئے ہر لحاظ سے میرٹ اور مناسبیت پر کیا جانا ضروری ہے۔ قاعدہ 15 کے ذیلی قاعدہ (3) کے تحت، فہرست میں شامل افسران کے ناموں کو مخصوص عہدوں میں سنیارٹی کے مطابق ترتیب دیا جانا چاہیے جیسا کہ اس طرح کی منتخب فہرست کی تیاری کے وقت گوشوارہ IV کے کالم II میں

ہے۔تاہم یہ فقرہ کمیٹی کو یہ اختیار دیتی ہے کہ وہ ایک جونیئر افسر کو تفویض کرے، جو فہرست میں ایک اعلی مقام ہے اگر وہ غیر معمولی قابلیت اور مناسب پایا جاتا ہے۔قاعدہ 17 کے تحت حکومت کی طرف سے منظور شدہ منتخب فہرست گوشوارہ IV کے کالم 2 میں دکھائے گئے عہدوں سے گوشوارہ IV کے کالم 3 میں دکھائے گئے عہدوں پر خدمت کے اراکین کی ترقی کے لیے فہرست ہے۔اس لیے لازمی طور پر گوشوارہ IV کو دیکھتے ہوئے یہ واضح ہے کہ ریڈر کے عہدے پر ترقی لیکچرر کے عہدے سے کی جانی چاہیے۔گوشوارہ IV پر ایک خالی نظر اس بات کی نشاندہی کرتی ہے کہ پروسٹھیٹکس میں لیکچرر کو پروسٹھیٹکس میں ریڈر کے طور پر ترقی دی جاسکتی ہے؛ پیریڈونٹیا میں لیکچرر کو پیریڈونٹیا میں ریڈر کے طور پر ترقی دی جاسکتی ہے؛ زبانی تشخیص میں لیکچرر کو زبانی تشخیص میں ریڈر کے طور پر ترقی دی جاسکتی ہے؛ پیڈوڈونٹیا میں لیکچرر کو پیڈوڈونٹیا میں ریڈر کے طور پر ترقی دی جاسکتی ہے۔اس طرح اگرچہ گوشوارہ I کے تحت، کالج میں لیکچرر کی چھ آسامیاں اور ریڈر کی پانچ آسامیاں منظور شدہ ہیں لیکن گوشوارہ IV کے تحت، ریڈر کی صرف چار آسامیاں لیکچرر کی متعلقہ آسامیوں کے ہولڈرز بھر سکتے ہیں۔گوشوارہ IV میں یہ اشارہ نہیں کیا گیا ہے کہ ریڈر کی پانچویں پوسٹ جو گوشوارہ I میں فراہم کی گئی ہے اسے کیسے پر کیا جائے گا۔آئین کے آرٹیکل 309 فقرہ کے تحت بنائے گئے بھرتی کے قواعد میں کسی شق کی عدم موجودگی میں، جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ریڈر کی پانچویں پوسٹ کو کیسے پر کیا جائے گا، اس سلسلے میں حکومت کا فیصلہ اہمیت کا حامل ہے کیونکہ حکومت اس مقصد کے لیے انتظامی ہدایات جاری کرسکتی ہے، جو کہ قانونی قواعد کے منافی نہیں ہے۔اس تناظر میں ڈاکٹر گرگ کا یہ دعوی کہ ماضی میں حکومت کسی بھی شعبے کے لیکچررز میں سے پانچویں عہدے کو پر کرنے کے رواج پر عمل پیرا رہی ہے، بہت اہمیت رکھتا ہے۔یہ بات قابل غور ہے کہ پبلک سروس کمیشن کے دفتر میں 14.2.97 پر منعقدہ ڈی پی سی کے منٹس میں بھی ایک حکومتی فیصلے کا حوالہ دیا گیا ہے جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ حکومت نے زیر بحث عہدے پر کسی بھی موضوع کے لیکچرر کو ترقی دینے کا فیصلہ کیا ہے اور یہ 13.3.98 پر سماعت کے دوران ہمارے سامنے رکھا گیا تھا۔اس کے مطابق ہم نے ریاست کی طرف سے پیش ہونے والے وکیل سے ریاستی حکومت کا متعلقہ فیصلہ پیش کرنے کا مطالبہ کیا تھا لیکن بدقسمتی سے اسے پیش نہیں کیا گیا اور اگرچہ سماعت کے دوران ریاست کی طرف سے پیش ہوئے مسٹر چودھری نے دعوی کیا کہ بیان حلفی دائر کیا گیا ہے لیکن ریکارڈ پر اس طرح کا کوئی بیان حلفی نہیں مل سکا۔اس معاملے کے پیش نظر، ہم یہ ماننا چاہتے ہیں کہ ریڈر کا پانچواں عہدہ کسی بھی شعبے سے تعلق رکھنے والے لیکچرر کے ذریعے سنیارٹی کو مدنظر رکھتے ہوئے میرٹ کے معیار پر عمل کرتے ہوئے منتخب کیا جارہا تھا۔لہذا، ضروری طور پر، ڈاکٹر گرگ کے معاملے پر صرف اس بنیاد پر غور نہ کرنا کہ پیریڈونٹیا کے شعبے میں کوئی خالی جگہ دستیاب نہیں تھی، آرٹیکل 16

کے تحت غور کے آئینی حق کی خلاف ورزی کے مترادف ہے۔ لہذا ٹریبونل نے ڈاکٹر گرگ کی طرف سے دائر اصل درخواست کو نمٹاتے ہوئے متنازعہ ہدایات جاری کرنا جائز قرار دیا۔

اگلا سوال جو غور کے لیے آتا ہے وہ یہ ہے کہ کیا ڈینٹل کونسل کے ذریعے بنائے گئے ضابطوں میں ایک شعبے سے دو ریڈرز کی تقرری کے لیے کوئی ممانعت ہے جو ڈاکٹر گرگ کے معاملے پر غور کے لیے ہدایات جاری کرنے کے لیے ٹریبونل کی راہ میں رکاوٹ بنے گی۔ مسٹر سالوی اور مسٹر چودھری کے مطابق ٹریبونل نے ڈاکٹر مرلی بابو، اے آئی آر (1988) ایس سی 1048 کے معاملے میں اس عدالت کے فیصلے پر بھروسہ کیا۔ مذکورہ کیس میں اس عدالت نے مشاہدہ کیا تھا کہ میڈیکل آف بھارت کی طرف سے کی گئی سفارشات یا اس کے ذریعے بنائے گئے ضابطے صرف سفارش کرنے والے ہیں اور لازمی نہیں ہیں اور ترقی کے لیے غور کرنے کا حق خدمت کی ایک فقرہ ہے اور اسے صرف آرٹیکل 309 کی شق کے تحت بنائے گئے اصول کے ذریعے منظّم کیا جا سکتا ہے اور میڈیکل کی سفارش آرٹیکل 309 کے تحت بنائے گئے اصول کو ختم نہیں کر سکتی۔ آئینی بنچ کے فیصلے میں جس پر اپیل گزاروں کی طرف سے پیش ہونے والے وکلاء نے سختی سے انحصار کیا، غور کے لیے سوال یہ تھا کہ کیا ریاستی حکومت کے لیے مخصوص زمرے کے تحت داخلے کے خواہاں خصوصی زمرے کے امیدواروں کے لیے مختلف کم از کم اہلیت کے نمبر تجویز کرنے کے معنی میں مختلف داخلے کے معیارات تجویز کرنا ممکن ہے۔ اس تناظر میں عدالت نے مشاہدہ کیا تھا کہ ریاستی حکومت کو پوسٹ گریجویٹ کلاسوں کے لیے کم از کم اہلیت کے نمبر مقرر کرنے کی اجازت دینے سے میرٹ کو مکمل طور پر ترک کرنا پڑے گا اور اس لیے یہ جائز نہیں ہے۔ ہم یہ سمجھنے میں ناکام ہیں کہ مذکورہ فیصلے سے اس سوال کا فیصلہ کرنے میں کس طرح مدد ملے گی کہ آیا پانچویں خالی جگہ کے سلسلے میں ڈاکٹر گرگ کے معاملے پر غور کرنے کے لیے کوئی ہدایت جاری کی جا سکتی ہے جسے کسی بھی شعبے کا لیکچرر بھر سکتا ہے۔ اس کے علاوہ، ڈینٹل کونسل کے توضیعات کی کوئی شق ہمارے سامنے اس بات کی نشاندہی کرنے کے لیے نہیں رکھی گئی تھی کہ کسی خاص ڈینٹل کالج میں ایک ہی شعبے سے دو ریڈرز کے تقرر پر پابندی ہے۔ اگر ڈینٹل کے ضابطوں میں کوئی شق نہیں ہے، ڈینٹل کالج میں کسی خاص شعبے میں دو ریڈرز کی تقرری پر پابندی ہے اور آئین کے آرٹیکل 309 کے تحت بنائے گئے بھرتی کے قواعد بھی خاموش ہیں کیونکہ یہ اس بات کی نشاندہی نہیں کرتا ہے کہ ریڈر کا پانچواں عہدہ کیسے پر کیا جائے گا، تو اسے حکومت کے انتظامی فیصلے سے پر کیا جا سکتا ہے اور اس طرح کے فیصلے کو ڈینٹل کونسل کے ضوابط توضیعات کے خلاف نہیں ٹھہرایا جا سکتا۔ جیسا کہ ہم پہلے کہہ چکے ہیں، کوئی ناگوار حیثیت نہیں ہے اور یہ عہدہ ہونے کے ناطے اور ہمارے اس نتیجے کے پیش نظر کہ ریڈر کا پانچواں عہدہ کسی بھی شعبے کے لیکچرر کے ذریعے پر کیا جا سکتا

ہے اور درحقیقت ریاستی حکومت کے ذریعے پر کیا جارہا تھا، ہم ٹریبونل کی متنازعہ ہدایت میں کوئی غیر قانونی حیثیت نہیں دیکھتے ہیں، جس میں ریاست سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ وہ ڈاکٹر گرگ کے معاملے پر غور کرے جب کوئی خالی جگہ دستیاب تھی اور وہ اس پر غور کرنے کے اہل ہو گئے تھے۔ یہ بات ہمارے نوٹس میں لائی گئی ہے کہ کہا گیا ہے کہ ڈاکٹر گرگ کو اس دوران ریڈر کے طور پر ترقی دی گئی ہے لیکن پھر بھی ان کے اس حق پر غور کیا جا سکتا ہے جب کہ انہیں غلط طور پر نہیں سمجھا گیا تھا، یہ نہیں کہا جا سکتا کہ بعد میں ہونے والی ترقی سے اسے مٹا دیا گیا ہے۔ مذکورہ بالا احاطے میں، ہماری رائے ہے کہ ٹریبونل نے اعتراض شدہ ہدایات کو صحیح طریقے سے جاری کیا۔ ہمیں اس میں کوئی غلطی نظر نہیں آتی، تا کہ اس عدالت کی طرف سے مداخلت کی جائے۔

یہ تمام اپیلیں اس کے مطابق ناکام ہو جاتی ہیں اور مسترد کر دی جاتی ہیں لیکن حالات میں اخراجات کے حوالے سے کوئی حکم نہیں ہوگا۔

وی۔ ایس۔ ایس۔

اپیلیں مسترد کر دی گئیں

Javeed Ahmed Geelani
2024.10.09 16:57
I am the author of this document